کتابُ العلم
(ورک بُک)
نگہت ہاشمی
النور پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتابُ العلم

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

نام کتاب	:	کتابُ العلم
مُصنّفہ	:	نگہت ہاشمی
طبع اوّل	:	مئی 2007ء
تعداد	:	2100
ناشر	:	النور انٹرنیشنل
لاہور	:	98/CII گلبرگ III فون: 042-7060578-7060579
فیصل آباد	:	103 سعید کالونی نمبر 1 ' کینال روڈ' فون: 041 - 872 1851
بہاولپور	:	7A 'عزیز بھٹی روڈ' ماڈل ٹاؤن اے' فون: 062 - 2875199 2885199' فیکس : 062 - 2888245
ملتان	:	888/G/1 ' بالمقابل پروفیسرز اکیڈمی' بوسن روڈ' گلگشت فون: 061 - 600 8449
ای میل	:	alnoorint@hotmail.com
ویب سائٹ	:	www.alnoorpk.com

النور کی پراڈکٹس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں:

مومن کمیونیکیشنز 48-B کرین مارکیٹ بہاولپور

قیمت	:	روپے

ابتدائیہ

ربُّ العزت فرماتے ہیں:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ط اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ (الزمر:9)

''(اے نبی ﷺ !) اِن سے پوچھو: کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے کبھی یکساں ہو سکتے ہیں؟ نصیحت تو عقل رکھنے والے ہی قبول کرتے ہیں''۔

''علم'' روشنی ہے اور ''جہالت'' اندھیرا۔ جب روشنی آئے تو اندھیرا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو علم کی روشنی سے منور کیا۔ علم کی بنیاد پر آدم علیہ السلام کو فرشتوں پر فضیلت عطاء کی اور انسانیت کے نام آخری پیغام کا آغاز ''اِقْـرَاْ'' سے کیا۔ پہلی وحی کے الفاظ پڑھنے اور سکھانے کے ہیں۔

اِقْـرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ (1) خَـلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ (2) اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ (3) الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ (4) عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (5) كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰىٓ (6) (العلق)

’’پڑھو (اے نبی ﷺ!) اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا، جمے ہوئے خون کے ایک لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی۔ پڑھو اور تمہارا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ سے علم سکھایا، انسان کو وہ علم دیا جسے وہ نہ جانتا تھا‘‘۔

یہ علم ہی ہے جس کی بنیاد پر درجات کی بلندی ملتی ہے۔ اِس آیت پر غور وفکر کریں:

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ لا وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (المجادلہ :11)

’’جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جن کو علم عطاء کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ اُن کو بلند درجات عطاء فرمائے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اُس کی خبر ہے‘‘۔

اہلِ علم کے لیے ربُّ العزت نے فرمایا:

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ (فاطر :28)

’’اللہ تعالیٰ سے تو اُس کے علم والے بندے ہی ڈرا کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور غالب ہے‘‘۔

علم کی اِشاعت کے لیے فرمایا:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ز فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ط فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ (آلِ عمران :187)

’’اور جب اللہ تعالیٰ نے پختہ عہد لیا اہلِ کتاب سے کہ اِس کو لوگوں کے لیے بیان کرو گے اور اِس کو نہیں چھپاؤ گے مگر اُنہوں نے کتاب کو پسِ پشت ڈال

دیا اور تھوڑی قیمت پر اُسے بیچ ڈالا۔ کتنا بُرا کاروبار ہے جو یہ کر رہے ہیں‘‘۔

علم کی اہمیت کے پیشِ نظر تعلیم کو عام کرنے کے لیے واضح پروگرام دیا:

فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ (التوبہ:122)

’’پھر کیوں نہ ہر فرقے میں سے کچھ لوگ نکلے تا کہ دین میں سمجھ پیدا کریں اور واپس آ کر اپنی قوم کو ڈرائیں تا کہ وہ بچتے رہیں‘‘۔

کلامِ حکیم کی اِس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ اِشاعتِ علم پہلا فریضہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اِسی لیے مسلمانوں کو علم کے حصول کی طرف توجہ دلائی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ جس کے لیے بھلائی کا اِرادہ کرتے ہیں اُسے دین میں سمجھ عطاء فرماتے ہیں‘‘۔ (ابن ماجہ:80/1)

علم کی اِسی اہمیت کے پیشِ نظر ’’علم‘‘ پر مبنی احادیث کی ورک بک ’’**کِتَابُ الْعِلْم**‘‘ کے نام سے النور انٹرنیشنل کی طالبات کے لیے مرتّب کی ہے۔ اِس ورک بک کے ساتھ **کِتَابُ الْعِلْم** کی سی ڈی میں اِن احادیث کی وضاحت ہے۔ یوں سی ڈی اور ورک بک کی مدد سے انشاء اللہ علم کی فضیلت و اہمیت جاننے کا موقع ملے گا۔ ربُّ العالمین سے دُعا ہے کہ اِس کی وجہ سے اِستفادہ کرنے والوں کے شوقِ علم میں اضافہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی چھوٹی چھوٹی کاوشوں کو قبول فرمائیں اور ہمارے لیے اِسے صدقۂ جاریہ کا ذریعہ بنا دیں۔

نگہت ہاشمی

أَبْوَابُ الْعَلْمِ

ثَوَابُ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ وَفَضْلِهِمْ

علم

علم کا ثواب اور علماء کی فضیلت

قَالَ اللهُ تَعَالَى :شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلَآئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ [آلِ عِمْرَان: 18] بَدَأَ بنفسه الشريفة وثنى بالملائكة وثلث بأولى العلم وناهيك بذلك فضلا و شرفا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ: "اللہ تعالیٰ نے خود شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے اور (یہی شہادت) فرشتوں اور اہلِ علم نے بھی دی ہے"۔ اللہ تعالیٰ نے ابتداء اپنی ذات سے کی، اس کے بعد فرشتوں کو ذکر کیا، پھر تیسرے نمبر پر اہلِ علم کو اور یہی ان کے فضل وشرف کے اظہار کے لیے کافی ہے۔

قَالَ اللهُ تَعَالَى :بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ [العنکبوت:49]

اور فرمایا "بلکہ یہ روشن آیات ہیں جو اہلِ علم کے سینوں میں (محفوظ) ہیں۔"

قَالَ اللهُ تَعَالَى :وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعَالِمُوْنَ [العنکبوت:43]

اور فرمایا: "یہ مثالیں ہم لوگوں کو (سمجھانے) کے لیے بیان کرتے ہیں اور انہیں اہلِ دانش ہی سمجھتے ہیں۔"

قَالَ اللهُ تَعَالَى :اِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَآءُ [الفاطر:28]

اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ سے اس کے صاحبِ علم بندے ہی ڈرتے ہیں۔"

قَالَ اللهُ تَعَالَى :يَرْفَعِ اللهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ درَجَاتٍ [المجادلہ:11]

اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تم میں سے مومن اور اور اہلِ علم کے درجے بلند کرے گا۔''

وَقَال تَعَالَى :هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ [الزمر:9]

اور فرمایا: ''کیا جو لوگ جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے برابر ہو سکتے ہیں؟ نصیحت تو عقلمند ہی حاصل کرتے ہیں''۔

1.وَعَنْ مُعَاوِيَةَ ﷺ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ :"مَنْ يُّرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ (وَيُعْطِي اللهُ) وَلَنْ يَّزَالُ أَمْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مُسْتَقِيْمًا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ وَحَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ ، وَّالطَّبْرَانِيُّ اِلَّآ أَنَّهُ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ :"يَآ أَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ وَالْفِقْهُ بِالتَّفَقُّهِ وَمَنْ يُّرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ".

1۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس سے اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہیں اسے دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔ میں تو تقسیم کرنے والا ہوں (اور اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے) اس امت کا معاملہ قیامت قائم ہونے اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ آجانے تک درست رہے گا۔'' اور طبرانی کی روایت میں یوں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اے لوگو! علم سیکھنے سے آتا ہے اور فقہ غور و خوض کے ذریعے۔ جس شخص سے اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف صاحبِ علم ہی اس سے ڈرتے ہیں۔''

2.عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"قَلِيْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِّنْ كَثِيْرِ الْعِبَادَةِ وَكَفٰى بِالْمَرْءِ فِقْهًا اِذَا عَبَدَ اللّٰهَ وَكَفٰى بِالْمَرْءِ جَهْلًا اِذَا اُعْجِبَ بِرَأْيِهٖ" رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

2۔حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تھوڑا علم زیادہ عبادت سے بہتر ہے۔آدمی کی سمجھداری کے لیے یہ دلیل کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو اور اس کی جہالت کے لیے یہ دلیل کافی ہے کہ وہ اپنی ہی رائے پسند کرے۔"

3. وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"فَضْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِّنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ وَخَيْرُ دِيْنِكُمُ الْوَرَعُ" رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

3۔حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "علم کی کثرت عبادت کی کثرت سے بہتر ہے اور بہترین دین داری تقویٰ ہے۔"

4.عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ فَاِنَّ تَعَلُّمَهُ لِلّٰهِ خَشْيَةٌ ، وَّطَلَبُهُ عِبَادَةٌ وَّمُذَاكِرَتُهُ تَسْبِيْحٌ ، وَّالْبَحْثُ عَنْهُ جِهَادٌ ، وَّتَعْلِيْمُهُ لِمَنْ لَّا يَعْلَمُهُ صَدَقَةٌ ، وَّبَذْلُهُ لِاَهْلِهٖ قُرْبَةٌ ، لِّاَنَّهُ مَعَالِمُ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ ، وَمَنَارُ سُبُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَهُوَ الْاَنِيْسُ فِي الْوَحْشَةِ ،

4۔حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "علم حاصل کرو، اسے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے حاصل کرنا باعثِ خشیت ہے اور اس کی جستجو عبادت ہے، اسے دہرانا تسبیح ہے، اس کی تحقیق جہاد ہے، اسے سکھانا صدقہ ہے، اسے مستحقین کے لیے عام کرنا باعثِ تقرب ہے کیونکہ یہ حلال وحرام کی نشاندہی کرتا ہے اور اہلِ جنت کے راستوں کا مینار

وَالصَّاحِبُ فِي الْغُرْبَةِ ،	ہے۔یہ بیزاری میں باعثِ الفت اور سفر کا
وَالْمُحَدِّثُ فِي الْخَلْوَةِ ، وَالدَّلِيْلُ	ساتھی ہے۔تنہائی میں باتیں سنانے والا اور
عَلَى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالسَّلَاحُ	تنگی اور آسانی میں رہنما ہے۔دشمنوں کے خلاف
عَلَى الْأَعْدَآءِ وَالزَّيْنُ عِنْدَ الْأَخِلَّاءِ ،	ہتھیار اور دوستوں کے لیے زینت ہے۔اللہ
يَرْفَعُ اللهُ بِهِ أَقْوَامًا فَيَجْعَلُهُمْ فِي	تعالیٰ اس کے ذریعے کئی لوگوں کو رفعت
الْخَيْرِ قَادَةً وَّائِمَّةً ، تُقْتَصُّ آثَارُهُمْ ،	بخشے گا اور انہیں ایسا بہترین قائد اور پیش رو
وَيُقْتَدَى بِفِعَالِهِمْ ، وَيُنْتَهَى اِلٰى	بنائے گا کہ ان کے قدموں کے نشانات کی
رَأْيِهِمْ ، تَرْغَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ فِيْ	پیروی کی جائے گی،ان کی عادات کو اپنایا
خُلَّتِهِمْ ، وَبِاَجْنِحَتِهَا تَمْسَحُهُمْ ،	جائے گا اور ان کی رائے کو صحیح سمجھا جائے گا۔
يَسْتَغْفِرُ لَهُمْ كُلَّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ ،	فرشتے ان سے دوستی کے خواہاں ہوں گے اور
وَّحِيْتَانُ الْبَحْرِ وَهَوَامُهُ ، وَسِبَاعُ	اپنے پروں سے ان کی گرد ہٹائیں گے۔ہر
الْبَرِّ وَأَنْعَامُهُ لِاَنَّ الْعِلْمَ حَيَاةُ	خشک وتر ان کے لیے مغفرت کی دعا کرے گا
الْقُلُوْبِ مِنَ الْجَهْلِ وَمَصَابِيْحُ	یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں اور آبی جانور،
الْاَبْصَارِ مِنَ الظُّلَمِ ، يَبْلُغُ الْعَبْدُ	جنگل کے درندے اور خشکی کے چوپائے بھی
بِالْعِلْمِ مَنَازِلَ الْأَخْيَارِ ،	کیونکہ علم دلوں کو جہالت (کی موت) سے
وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَى فِي الدُّنْيَا	(بچا کر) زندگی بخشتا ہے اور نگاہوں کو اندھیروں
وَالْآخِرَةِ ، اَلتَّفَكُّرُ فِيْهِ يَعْدِلُ	سے (نکال کر) روشن چراغ کا کام دیتا ہے۔
الصِّيَامَ ، وَمُدَارَسَتُهُ تَعْدِلُ الْقِيَامَ ،	علم کے ذریعے آدمی اچھے لوگوں کے مرتبے
بِهِ تُوْصَلُ الْأَرْحَامُ ، وَبِهِ يُعْرَفُ	کو جا پہنچتا ہے اور دنیا و آخرت میں بلندیوں
الْحَلَالُ مِنَ الْحَرَامِ ، وَهُوَ اِمَامُ	سے ہمکنار ہوتا ہے۔علمی سوچ بچار روزے

الْعَمَلِ وَالْعَمَلُ تَابِعُهُ ، يُلْهَمُهُ السُّعَدَآءُ وَيُحْرَمُهُ الْأَشْقِيَآءُ " رَوَاهُ ابْنُ عَبْدُ الْبَرِّ.

کے برابر ہے اور اسے پڑھنا پڑھانا تہجد کے برابر ہے۔اسی کے ذریعے صلہ رحمی کا سبق ملتا ہے اور اسی کے ذریعے حلال وحرام کا امتیاز ہوتا ہے۔یہ عمل کا امام ہے اور عمل اس کا مقتدی ہے۔یہ سعادت مندوں کو حاصل ہوتا ہے اور بدبخت اس سے محروم رہتے ہیں۔

5.عَنْ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "يُوْزَنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِدَادُ الْعُلَمَآءِ وَدَمُ الشُّهَدَآءِ " رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَّزَادَ غَيْرُ اَبِيْ نُعَيْمٍ : فَيَرْجَحُ مِدَادُ الْعُلَمَآءِ عَلٰى دَمِ الشُّهَدَآءِ ".

5۔حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:”قیامت کے دن علماء کی سیاہی اور شہداء کے خون کا موازنہ کیا جائے گا۔“ دیگر محدثین نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ”علماء کی سیاہی، شہداء کے خون سے بھاری ہوجائے گی۔“ یہ الفاظ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے (ان کے قول کے طور پر بھی) مروی ہیں اور یہی زیادہ قرینِ قیاس ہیں۔

6.عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ ، وَقَبْضُهُ أَنْ يُرْفَعَ " .وَجَمَعَ بَيْنَ أصبعيه

6۔حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:”اس علم کو اس کے اٹھ جانے سے پہلے پہلے حاصل کر لو۔اس کا اٹھ جانا اس کے اہل کے ختم ہونے

الـوُسطٰى وَالَّتِى تَلِىَ الابْهَامَ هٰكَذَا ثُمَّ قَالَ : "اَلْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ شَرِيْكَانِ فِى الْخَيْرِ وَلَا خَيْرَ فِيْ سَآئِرِ النَّاسِ" قَوْلُهُ :"وَلَا خَيْرَ فِيْ سَآئِرِ النَّاسِ" أَيْ فِيْ بَاقِي النَّاسِ بَعْدَ الْعَالِمِ وَالْمُتَعَلِّمِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

کے ذریعے ہوگا۔" پھر آپ ﷺ نے بڑی انگلی اور شہادت کی انگلی کو اکٹھا کرتے ہوئے فرمایا: "عالم اور متعلم بھلائی میں (ان دو انگلیوں کی طرح) ساتھی ہیں، باقی لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔" یعنی عالم اور متعلم کے بعد باقی رہ جانے والے لوگوں میں۔

7.وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا فَسَدَتْ ، وَكَانَتْ مِنْهَا طَآئِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ وَاَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَكَانَ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَآءُ فَنَفَعَ اللهُ تَعَالَى بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا ، وَاَصَابَ طَآئِفَةً أُخْرَى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَآءً وَّلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقِهَ فِيْ دِيْنِ اللهِ (فَعَلِمَ) وَنَفَعَهُ مَا

7۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو علم و ہدایت اللہ تعالیٰ نے مجھے دے کر بھیجا ہے اس کی مثال بے آباد زمین میں ہونے والی بارش کی ہے جس کا کچھ حصہ قابلِ کاشت تھا اس نے پانی قبول کیا اور گھاس و نباتات اگائے اور کچھ حصہ نشیبی تھا، جہاں پانی رک گیا اور لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسے فائدہ مند بنا دیا کہ اس سے خود بھی پیتے ہیں اور اپنے مویشیوں کو بھی پلاتے ہیں۔ زمین کے ایک اور حصے پر بھی بارش ہوئی جو صرف چٹیل میدان کی صورت میں تھا، نہ اس نے پانی کو جمع کیا اور نہ نباتات کو اگایا تو یہ مثال

بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ وَعَلِمَ وَعَلَّمَ ، وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَأْسًا ، وَّلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ " رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ .

ہے ایسے شخص کی جس نے اللہ تعالیٰ کے دین کو سمجھا اور تعلیم وتعلم کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے لیے مفید بنا دیا اور ایسے شخص کی جس نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی اور میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی ہدایت کو قبول نہ کیا۔"

8. وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : " لَاحَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ ، رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا " رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ والمرادُ بِالْحَسَدِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هُوَ الغبطةُ وَهُوَ تمنّى (مثل) مَا للمغبَطِ.

8۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حسد صرف دو آدمیوں سے کیا جا سکتا ہے: ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہے اور وہ راہِ حق میں اسے لگا رہا ہے۔ دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم دے رکھا ہے اور وہ اس کے ذریعے فیصلے سناتا ہے اور اسے لوگوں کو سکھاتا ہے۔" اس حدیث میں حسد سے مراد رشک کرنا ہے یعنی حسد کیے جانے والے کی مانند ہونے کی خواہش رکھنا۔

9.وَعَنْ أَبِى الدَّرْدَآءِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ،

9۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "جو شخص علم کی تلاش میں نکلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما

وَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا م بِمَا يَصْنَعُ ، وَاِنَّ الْعَالِمَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْمَآءِ ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ ، وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَآءِ (وَاِنَّ الْأَنْبِيَاءَ) لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ .

دیتے ہیں اور فرشتے طالب علم کے اس عمل پر خوش ہوتے ہوئے اس کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔ صاحبِ علم کے لیے آسمان و زمین کی تمام تر مخلوقات حتیٰ کہ مچھلیاں پانی کی تہہ میں بخشش طلب کرتی ہیں۔ عالم کو عابد پر اتنی ہی برتری حاصل ہے جتنی چودھویں کے چاند کو ستاروں پر۔ علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں جبکہ انبیاء علیہم السلام نے درہم و دینار کا ورثہ نہیں چھوڑا، انہوں نے صرف علم کا ورثہ چھوڑا ہے۔ لہٰذا جو اسے حاصل کرے وہ بڑے نصیب والا ہے۔"

10. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "عُلَمَآءُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ رَجُلَانِ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ عِلْمًا فَبَذَلَهُ لِلنَّاسِ وَلَمْ يَأْخُذْ عَلَيْهِ طَمَعًا وَّلَمْ يَشْتَرِ بِهِ ثَمَنًا فَذٰلِكَ تَسْتَغْفِرُ لَهُ حِيْتَانُ الْبَحْرِ وَدَوَآبُّ الْبَرِّ وَالطَّيْرُ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ عِلْمًا فَبَخِلَ بِهِ

10۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس امت کے علماء دو قسم کے ہیں: ایک وہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہے اور وہ لوگوں کو اس سے سیر کر رہے ہیں، نہ وہ اس سے کوئی لالچ رکھتے ہیں اور نہ اس کا عوض لیتے ہیں، ان کے لیے سمندر کی مچھلیاں اور خشکی کے جانور اور آسمان کے پرندے مغفرت کی

عَنْ عِبَادِ اللهِ وَأَخَذَ عَلَيْهِ طَمْعًا وَّشَرَى بِهِ ثَمَنًا فَذٰلِکَ يُلْجَمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ وَّيُنَادِیْ مُنَادٍ هٰذَا الَّذِیْ آتَاهُ اللهُ عِلْمًا فَبَخِلَ بِهِ عَنْ عِبَادِ اللهِ وَأَخَذَ عَلَيْهِ طَمْعًا وَّشَرَى بِهِ ثَمَنًا وَّكَذٰلِکَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْحِسَابُ " رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ.	دعا کرتے ہیں۔ دوسری قسم کے علماء وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم میں اس کے بندوں تک پہنچانے سے بخل کرتے ہیں اور اس کے معاوضے کا لالچ کرتے ہیں اور اسے بیچتے ہیں۔ انہیں قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی اور آواز دینے والا کہے گا کہ یہ وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم دیا تھا اور اس نے اسے اللہ تعالیٰ کے بندوں (کو دینے) سے بخل کیا اور لالچ کرتے ہوئے اس کا معاوضہ لیا اور اسے قیمتاً بیچا، حساب ہونے تک وہ اسی حالت میں رہے گا۔"
11. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: "اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَّلْعُوْنٌ مَّا فِيْهَآ اِلَّا ذِكْرَ اللهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا " رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ	11۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "دنیا اور دنیا والے، اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کا دم بھرنے والوں اور عالم و متعلم کو چھوڑ کر سب ملعون ہیں"۔
12. عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "اِنَّ مَثَلَ الْعُلَمَآءِ فِي الْاَرْضِ كَمَثَلِ النُّجُوْمِ يُهْتَدٰى بِهَا فِیْ ظُلُمَاتِ	12۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: "روئے زمین میں علماء ان ستاروں کی طرح ہیں جن کے ذریعے بحر و بر کے اندھیروں میں رہنمائی

الْبَـرِّ وَالْبَـحْـرِ فَـإِذَا انْـطَـمَسَـتِ النُّجُومُ أَوْشَكَ أَنْ تَضِلَّ الْهُدَاةُ" رَوَاهُ أَحْمَدُ .

حاصل کی جاتی ہے۔ستارے غروب ہو جائیں تو مسافروں کے گم گشتہ راہ ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔"

13.وَعَـنْ أَبِـيْ أُمَامَةَ ﷺ قَـالَ : ذُكِـرَ لِـرَسُوْلِ اللهِ ﷺ رَجُلَانِ ، أَحَـدُهُمَا عَابِدٌ وَّالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "فَـضْـلُ الْعَـالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلَى اَدْنَاكُمْ " ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "اِنَّ اللهَ وَمَلَآئِـكَـتَــهُ وَأَهْـلَ السَّـمَــاوَاتِ وَالْاَرْضِ حَتّـى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ فِي الْبَحْرِ لَيُصَلُّوْنَ عَـلٰى مُعَلِّمِى النَّاسِ الْخَيْرَ " رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

13۔حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو آدمیوں، ایک عابد اور ایک عالم کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:"عالم کو عابد پر اسی طرح برتری حاصل ہے جس طرح مجھے تم میں سے کم ترین شخص پر۔"مزید فرمایا:"اللہ تعالیٰ،اس کے فرشتے اور آسمان وزمین کی تمام مخلوقات یہاں تک کہ چیونٹیاں بلوں میں اور مچھلیاں سمندر کے اندر لوگوں کو علم سکھانے والوں کے لیے رحمت کی دعا کرتی رہتی ہیں۔"

14. عَنْ أَبِـيْ أُمَامَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "يُبْـعَـثُ الْـعَالِمُ وَالْعَابِدُ فَيُقَالُ لِلْعَابِدِ ادْخُلِ الْجَنَّةَ وَيُـقَـالُ لِـلْـعَـالِـمِ قِفْ حَتّٰى تَشْفَعَ لِلنَّاسِ " رَوَاهُ الْاِصْبَهَانِيُّ .

14۔حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"عالم اور عابد کو قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔عابد سے کہا جائے گا:جنت میں داخل ہو جاؤ اور عالم سے کہا جائے گا:ٹھہر جاؤ اور لوگوں کی سفارش کرو۔"

15. وَعَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ الصَّحَابِيِّ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "يَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ (لِلْعُلَمَاءِ) يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِذَا قَعَدَ عَلَى كُرْسِيِّهِ لِفَصْلِ عِبَادِهِ: اِنِّيْ لَمْ أَجْعَلْ عِلْمِيْ وَحِلْمِيْ فِيْكُمْ اِلَّا وَ أَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَغْفِرَ لَكُمْ عَلَى مَا كَانَ مِنْكُمْ وَلَا أُبَالِيْ" رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

15۔حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کرسی پر بیٹھ کر اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا تو علماء سے کہے گا کہ میں نے اپنا علم و حلم تمہیں صرف اس لیے عنایت کیا تھا کہ میں تمہارے عمل جیسے بھی ہوں تمہیں بخش دوں اور میں بے پرواہ ہوں۔“

16. عَنْ أَبِيْ مُوْسَى رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "يَبْعَثُ اللهُ الْعِبَادَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يُمَيِّزُ الْعُلَمَاءَ فَيَقُوْلُ: يَا مَعْشَرَ الْعُلَمَاءِ! اِنِّيْ لَمْ أَضَعْ عِلْمِيْ فِيْكُمْ لِأُعَذِّبَكُمْ اِذْهَبُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ" قلت: وهذا الحديث وأشباهه وجميع أحاديث هذا الباب انما هي في حق العالم العامل المبتغي بعلمه وجه الله تعالى (عزوجل) وأما العالم غير العامل فإنه من أشد الناس عذابا يوم القيامة ، وكذا

16۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو اٹھائے گا، پھر علماء کو علیحدہ کرکے فرمائے گا: اے علماء کی جماعت! میں نے اپنا علم تمہیں اس لیے نہیں دیا تھا کہ تمہیں عذاب سے دوچار کروں، جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔“ یہ حدیث اور اس کے مسئلے کے متعلق آنے والی تمام احادیث اس عالمِ باعمل کے متعلق ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا متلاشی ہو، جہاں تک بے عمل عالم کا تعلق ہے تو اس کو قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ہوگا۔ اسی

العالم الذي لم يبتغ بعلمه وجه الله عزوجل، لا يشم رائحة الجنه. وهو أحد الثلاثة الذين تسعر بهم النار قبل الخلائق كلهم، وقد جاء في ذلک جمل من الأحاديث الصحيحة ليس هذا الكتاب محلها، وقد سأل فرقد السبخي الحسنَ البصرى عن شيء فأجابه، فقال :إِن الفقهاء يخالفونک، فقال الحسن :ثكلتک أمک فريقد، وهل رأيت فقيها بعينک؟ إِنما الفقيه الزاهد في الدنيا، الراغب في الآخرة، البصير بدينه، المداوم على عبادة ربه، الورع الكاف عن أعراض المسلمين، العفيف عن أموالهم، الناصح لجماعتهم، والله الموفق لا رب غيره.

طرح علم کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کسی چیز کو چاہنے والا جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا بلکہ وہ ان تین شخصوں میں سے ہوگا جن کے لیے جہنم باقی مخلوقات سے پہلے سلگائی جائے گی۔ فرقد سبخی رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا۔ جب انہوں نے جواب دیا تو فرقد سبخی رحمہ اللہ نے کہا: فقہاء آپ کے برعکس کہتے ہیں۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے فریقد! تیری ماں تجھ سے محروم ہو جائے، کیا تجھے کبھی کسی فقیہ کو دیکھنے کا اتفاق ہوا؟ فقیہ تو وہ ہے جو دنیا سے کنارہ کش رہتا ہو، آخرت کا طلبگار ہو، دین کا خیال رکھے، ہمیشہ عبادت گزار رہے، متقی ہو، مسلمانوں کی عزتوں سے نہ کھیلے، ان کے مال و دولت سے دامن بچائے رکھے، ان کا خیر خواہ ہو۔ واللہ الموفق اس کے بغیر کوئی پروردگار نہیں۔

17. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ سَبْعُوْنَ دَرَجَةً،

17۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عالم کو عابد پر ستر درجے برتری حاصل

بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ حُضْرُ الْفَرَسِ سَبْعِينَ عَامًا " رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيُّ .	ہے، ہر دو درجوں کا درمیانی فاصلہ گھوڑے کے ستر سال دوڑنے کے بعد طے ہونے والی مسافت کے برابر ہے۔''
18. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم : "فَقِيْهٌ وَّاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ .	18۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شیطان کے لیے ایک عالم ہزار عابد سے زیادہ سخت ہے۔''
19. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم : "مَا عُبِدَ اللهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ فِقْهٍ فِيْ دِيْنٍ، وَلَفَقِيْهٌ وَّاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ ، وَّلِكُلِّ شَيْءٍ عِمَادٌ وَّعِمَادُ هٰذَا الدِّيْنِ الْفِقْهُ" رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ .	19۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دین کی سمجھ حاصل کرنے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کا کوئی بہتر طریقہ اختیار نہیں کیا گیا۔ ایک عالم شیطان کے لیے ہزار عابد سے زیادہ گراں ہے۔ ہر چیز کا ایک ستون ہوتا ہے، دینِ اسلام کا ستون اس کی سمجھ ہے۔''
وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : " اَلْعَالِمُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّآئِمِ الْقَآئِمِ الْمُجَاهِدِ ، وَإِذَا مَاتَ الْعَالِمُ ثُلِمَ فِي الْإِسْلَامِ ثُلْمَةٌ لَّا يَسُدُّهَا اِلَّا خَلَفٌ مِّنْهُ ".	حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ''عالم روزہ دار قیام کرنے والے مجاہد سے افضل ہے۔ عالم کی موت سے اسلام میں ایک ایسا خلا پیدا ہو جاتا ہے جو اس کے بہتر جانشین کے بغیر پر نہیں ہو سکتا۔''
وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے

قَالَ : "عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيَوَدَّنَّ رِجَالٌ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ شُهَدَآءَ أَنْ يَّبْعَثَهُمُ اللهُ عُلَمَآءَ لِمَا يَرَوْنَ مِنْ كَرَامَتِهِمْ، وَاِنَّ أَحَدًا لَّمْ يُوْلَدْ عَالِمًا وَّاِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ ".

"علم ضرور حاصل کرو۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، علماء کی عزت دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والے خواہش کریں گے کہ کاش وہ علماء بن کر اٹھائے جاتے۔ کوئی شخص پیدائشی عالم نہیں ہوتا، علم سیکھنے سے آتا ہے۔"

وَقَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ :" لَيْسَ أَعَزُّ مِنَ الْعِلْمِ ، الْمُلُوْكُ حُكَّامٌ عَلَى النَّاسِ وَالْعُلَمَآءُ حُكَّامٌ عَلَى الْمُلُوْكِ ".

ابوالاسود رحمہ اللہ کا قول ہے کہ "علم سے بڑھ کر کوئی چیز باعثِ عزت نہیں ہے۔ بادشاہ عوام کے حاکم ہوتے ہیں، علماء بادشاہوں کے حاکم ہوتے ہیں۔"

وَسُئِلَ عَبْدُ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ : مَنِ النَّاسُ ؟ قَالَ : اَلْعُلَمَآءُ ، قِيْلَ : فَمَنِ الْمُلُوْكُ ؟ قَالَ : اَلزُّهَّادُ. قِيْلَ : فَمَنِ السُّفَهَاءُ ؟ قَالَ : اَلَّذِيْ يَأْكُلُ الدُّنْيَا بِدِيْنِهٖ.

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: (بہتر) لوگ کون ہیں؟ فرمایا: علماء۔ پھر پوچھا گیا: (بہتر) بادشاہ کون ہیں؟ کہا: دنیا کی طلب نہ رکھنے والے زاہد۔ پھر پوچھا گیا: بے وقوف کون ہیں؟ فرمایا: جو دنیا کو دین کے ذریعے کھاتے ہیں۔"

20. عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ رضي الله عنه قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ مُتَّكِئٌ

20۔ حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے

عَلَى بُرْدٍ لَّهُ أَحْمَرُ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ! اِنِّىْ جِئْتُ أَطْلُبُ الْعِلْمَ . فَقَالَ : "مَرْحَبًا بِطَالِبِ الْعِلْمِ ، اِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ لَتَحُفُّهُ الْمَلَآئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا ، ثُمَّ يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغُوا السَّمَآءَ الدُّنْيَا مِنْ مَّحَبَّتِهِمْ لِمَا يَطْلُبُ " رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِىُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ مَاجَةَ ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ : " مَا مِنْ خَارِجٍ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ فِى طَلَبِ الْعِلْمِ اِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَآئِكَةُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا بِمَا يَصْنَعُ ".

اندر سرخ چادر لیے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں علم حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "طالبِ علم کو مبارک ہو، طالبِ علم کو فرشتے اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور طلبِ علم سے محبت کی بناء پر اوپر تلے قطار بنائے ہوئے آسمان تک پہنچ جاتے ہیں۔" اسے ابن ماجہ نے بھی ذکر کیا ہے البتہ اس کے الفاظ ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جب کوئی شخص اپنے گھر سے علم حاصل کرنے کے لیے نکلتا ہے تو فرشتے اس کام سے خوش ہو کر اس کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔"

21. وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَآءِ ؓ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ : "مَنْ غَدَا يُرِيْدُ الْعِلْمَ يَتَعَلَّمُهُ لِلّٰهِ فَتَحَ اللهُ لَهُ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ وَفَرَشَتْ لَهُ الْمَلَآئِكَةُ أَكْنَافَهَا ، وَصَلَّتْ عَلَيْهِ (الْمَلَآئِكَةُ) وَمَلَآئِكَةُ السَّمَاوَاتِ

21۔ حضرت ابو درداء ؓ کا بیان ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے علم حاصل کرنے کے ارادے سے جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھول دیتے ہیں اور فرشتے اس کے لیے

وَحِيْتَانُ الْبَحْرِ وَلِلْعَالِمِ مِنَ الْفَضْلِ عَلَى الْعَابِدِ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى أَصْغَرِ كَوْكَبٍ فِي السَّمَآءِ وَالْعُلَمَآءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ ، اَلَآ اِنَّ الْاَنْبِيَآءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا ، وَّلٰكِنَّهُمْ وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ اَخَذَ بِحَظِّهِ ، وَمَوْتُ الْعَالِمِ مُصِيْبَةٌ لَّا تَجْبَرُ ، وَثُلْمَةٌ لَّا تُسَدُّ ، وَهُوَ نَجْمٌ طُمِسَ ، وَمَوْتُ قَبِيْلَةٍ أَيْسَرُ مِنْ مَّوْتِ عَالِمٍ " رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ .

اپنے پر بچھا دیتے ہیں، آسمانوں کے فرشتے اور سمندر کی مچھلیاں اس کے لیے رحمت کی دعا کرتی ہیں۔ عالم کو عابد پر ایسے ہی برتری حاصل ہے جیسے چودھویں کے چاند کو آسمان کے سب سے چھوٹے ستارے پر۔ علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں البتہ انبیاء علیہم السلام نے ورثے میں درہم و دینار نہیں چھوڑے، ان کا ترکہ علم ہے۔ جو اسے حاصل کر لے اس نے اپنا حصہ لے لیا۔ عالم کی موت نا قابلِ تلافی نقصان ہے اور پر نہ ہونے والا اخلا ہے۔ وہ تو ایک ستارہ تھا جو غروب ہو گیا۔ ایک پورے قبیلے کی موت عالم کی موت سے ہلکی ہے۔"

22. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم :"مَا مِنْ رَّجُلٍ تَعَلَّمَ كَلِمَةً أَوْ كَلِمَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا اَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا مِّمَّا فَرَضَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فَيَتَعَلَّمُهُنَّ وَيُعَلِّمُهُنَّ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ " قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ : فَمَا نَسِيْتُ حَدِيْثًا م بَعْدَ اِذْ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ

22۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "اگر کوئی شخص اللہ عزوجل کے فرائض میں سے ایک دو تین چار یا پانچ الفاظ بھی سیکھ لے اور دوسروں کو سکھائے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ الفاظ سننے کے بعد کبھی کوئی حدیث نہیں بھولا۔

23. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ :"أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ يَّتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ عِلْمًا ثُمَّ يُعَلِّمَهُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ " رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

23۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''سب سے بہتر صدقہ یہ ہے کہ ایک مسلمان خود علم سیکھ کر دوسرے مسلمان بھائی کو سکھائے۔''

24. وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ :"لَأَنْ تَغْدُوَ فَتُعَلِّمَ آيَةً مِّنْ كِتَابِ (اللهِ) خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ مِائَةَ رَكْعَةٍ، وَلَأَنْ تَغْدُوَ فَتُعَلِّمَ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ عُمِلَ بِهِ اَوْ لَمْ يُعْمَلْ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تُصَلِّيَ أَلْفَ رَكْعَةٍ" رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

24۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:''تمہارا صبح کے وقت جا کر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ایک آیت کی تعلیم دینا سو رکعت نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور علم کا ایک باب سکھانا، اس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو، ہزار رکعت نماز ادا کرنے سے بہتر ہے۔''

25. وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ :"إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا " قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ! وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ ؟ قَالَ : "مَجَالِسُ الْعِلْمِ " رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ .

25۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم جنت کے باغیچوں میں سے گزرو تو ان میں سے کھایا پیا کرو۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جنت کے باغیچے کون سے ہیں؟ فرمایا: ''علم کی محفلیں جنت کے باغیچے ہیں۔''

26. وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : " اَلْحِكْمَةُ

26۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''دانائی مومن

ضَآلَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ	کی گمشدہ متاع ہے، جہاں سے بھی اسے مل
أَحَقُّ بِهَا " رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وقلت:	جائے وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔'' نبی ﷺ
شبه النبی ﷺ الحكمة بالضالة ،	نے دانائی کی بات کو گمشدہ چیز سے تشبیہ دی
وهی الشیء الضائع ، ومعناه أن	ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ مومن ہمیشہ
المؤمن لا یزال یطلب الحكمة	دانائی کی بات کی تلاش میں کوشاں رہتا ہے۔
ویسعی فی طلبها ، كما أن	جیسے گمشدہ چیز کا مالک اس وقت تک اپنی
صاحب الضالة لا یزال یطلبها	چیز کی تلاش جاری رکھتا ہے اور اس کے لیے
وینشدها حتی یجدها . وفیه معنی	اعلان کرتا ہے جب تک اسے مل نہ جائے۔
آخر ، وهو أن صاحب الضالة لا	اس سے ایک دوسری بات یہ بھی سمجھ آتی ہے
یتركها اذا وجدها عند صغیر	کہ جیسے گم شدہ چیز کا مالک اس کے مل جانے
لصغره ، ولا عند حقیر لحقارته ،	کے بعد اس چیز کو اس وجہ سے نہیں چھوڑتا کہ
كذلك طالب العلم لا یأنف من	یہ اس کو حقیر یا معمولی آدمی کے پاس سے ملی
أخذه عمن وجده عنده وفیه	ہے، ایسے ہی طالبِ علم جس سے بھی اسے
معنی آخر وهو أن من كانت	علم حاصل ہو نفرت نہیں کرتا۔اس میں ایک
الضالة عنده لا یجوز له أن	تیسرا پہلو یہ بھی ہے کہ جیسے گم شدہ چیز پکڑنے
یكتمها ولا یحبسها عن صاحبها اذا	والے کے لیے اسے چھپانا اور مالک کے
وجدها ، لأنه أحق بها، كذلك لا یسع	آنے پر اس کے حوالے نہ کرنا جائز نہیں،
العالم أن یكتم علمه عن طالبه ، ولا	ایسے ہی عالم کے لیے علم کو پوچھنے والے سے
یحبسه عنه ، لأنه قد وجد ضالته	چھپانا ناجائز ہے کیونکہ یہ تو اس کی گم شدہ
عنده ، وهو مستحقها، فیجب علیه	متاع ہے اور وہ اس کا مستحق ہے، لہٰذا اسے

أن يبذلها له والله أعلم .

دیناواجب ہے۔واللہ اعلم۔

27. وَعَنْ قُبَيْصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ ﷺ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِيْ : "يَا قُبَيْصَةُ ! مَا جَآءَ بِكَ ؟" قُلْتُ : كَبِرَتْ سِنِّيْ ، وَرَقَّ عَظْمِيْ ، فَأَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ .قَالَ : "يَا قُبَيْصَةُ ! مَا مَرَرْتَ بِحَجَرٍ وَلَا مَدَرٍ (وَلَا شَجَرٍ) اِلَّا اسْتَغْفَرَ لَکَ " رَوَاهُ أَحْمَدُ .

27۔حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''اے قبیصہ !تم کس مقصد کے لیے آئے ہو؟''میں نے عرض کیا:میری عمر کافی ہوگئی ہے اور میں کمزور ہو چکا ہوں،میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی مفید بات بتائیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''اے قبیصہ !تو جس کچی پکی عمارت یا درخت کے پاس سے گزرا ہے،اس نے تیرے لیے مغفرت کی دعا کی ہے۔''

28. عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيْدُ اِلَّا أَنْ يَّتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ يُعَلِّمَهُ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حَاجٍّ تَامًّا حَجَّتُهُ " رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

2 8۔حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''جو شخص مسجد میں صرف اس لیے گیا کہ وہ اچھی بات سیکھے یا سکھائے،اسے مکمل(یعنی صحیح الارکان)حج ادا کرنے کا ثواب ہے۔''

29. وَعَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ

29۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جو شخص طلب علم کی راہ میں نکلا،واپسی تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں شمار

حَتّٰی یَرْجِعَ " رَوَاهُ التِّرمِذِیُّ وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ وَلَفْظُهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ : "مَنْ جَآءَ مَسْجِدِیْ هٰذَا لَمْ یَأْتِهِ اِلَّا لِخَیْرٍ یَّتَعَلَّمُهُ أَوْ یُعَلِّمُهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ وَمَنْ جَآءَ لِغَیْرِ ذٰلِکَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ یَنْظُرُ اِلٰی مَتَاعِ غَیْرِهٖ ".

ہوتا ہے۔'' ابن ماجہ نے یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کی ہے اور اس کے الفاظ ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص میری اس مسجد (یعنی مسجدِ نبوی ﷺ) میں محض اس لیے آیا کہ وہ نیکی کی بات سیکھے یا سکھائے، وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کا درجہ رکھتا ہے اور جو اس کے علاوہ کسی مقصد کے لیے آتا ہے، اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی شخص کسی دوسرے کی دولت دیکھ رہا ہو۔''

30. عَنْ عَلِیٍّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "مَا انْتَعَلَ عَبْدٌ قَطُّ ، وَلَا تَخَفَّفَ ، وَلَا لَبِسَ ثَوْبًا فِیْ طَلَبِ عِلْمٍ اِلَّا غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ حَیْثُ یَخْطُوْا عَتَبَةَ دَارِهٖ " رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ .

30۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی شخص جوتے یا موزے اور کپڑے پہن کر حصولِ علم کے لیے روانہ ہوتا ہے تو گھر کی چوکھٹ سے باہر قدم رکھتے ہی اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

31. عَنْ وَّاثِلَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "مَنْ طَلَبَ عِلْمًا (فَأَدْرَکَهٗ کَتَبَ اللهُ لَهٗ کِفْلَیْنِ مِنَ الْأَجْرِ ، وَمَنْ طَلَبَ عِلْمًا) فَلَمْ

31۔ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص طلبِ علم کے لیے روانہ ہوتا ہے اور اسے حاصل کر لیتا ہے، اسے دوہرا اجر ملتا ہے اور جو

يَـدْرَكُـهُ كَتَبَ اللّٰهُ لَـهُ كِفْلًا مِّنَ الْأَجْرِ " رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ .

طلبِ علم کے لیے روانہ ہو لیکن حاصل نہ کر سکے اسے ایک اجر ملتا ہے۔

32. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :" مَنْ جَآءَهُ اَجَلُهُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لَقِيَ اللّٰهَ وَلَم يَكُنْ م بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ اِلَّا دَرَجَةُ النُّبُوَّةِ " رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ .

32۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو طلبِ علم کے دوران موت آ گئی، اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت اس کے اور نبیوں کے درمیان صرف نبوت کے ایک درجے کا فرق ہوگا۔''

33. عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما قَالَا : لَبَابٌ يَّتَعَلَّمُهُ الرَّجُلُ أَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ أَلْفِ رَكْعَةٍ تَطَوُّعًا وَّقَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"اِذَا جَاءَ الْمَوْتُ لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَهُوَ عَلَى هٰذِهِ الْحَالَةِ مَاتَ(وَهُوَ) شَهِيْدٌ" رَوَاهُ بَزَّارُ

33۔ حضرت ابوذر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں کا قول ہے کہ ایک مسئلہ سیکھنا ہزار رکعت نفل پڑھنے سے بہتر ہے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حصولِ علم کے دوران آنے والی موت شہادت کی موت ہے۔''

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ : تُذَاكِرُ الْعِلْمَ بَعْضَ لَيْلَةٍ أَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اِحْيَآئِهَا وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ :لِأَنْ أَتَعَلَّمَ مَسْأَلَةً أَحَبُّ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ وَعَنْهُ قَالَ : مَنْ رَّأَى اَنَّ الْغُدُوَّاِلَى الْعِلْمِ لَيْسَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ ''ایک مسئلہ سیکھنا مجھے پوری رات کے قیام سے زیادہ پسند ہے۔'' نیز فرمایا: ''جو شخص تحصیلِ علم کو جہاد نہیں سمجھتا اس کی عقل و فہم میں نقص ہے۔''

بِجِهَادٍ ، فَقَدْ نَقَصَ فِيْ رَأْيِهِ وَعَقْلِهِ

وَقَالَ الشَّافِعِيُّ رحمه الله : طَلَبُ الْعِلْمِ أَفْضَلُ مِنَ النَّافِلَةِ.

امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ "علم کا حصول نفلی عبادت سے افضل ہے۔"

34. عَنْ اَبِيْ أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "مَنْ تَرَكَ الْمِرَآءَ وَهُوَ مُبْطِلٌ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَآءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِيْ وَسَطِهَا وَمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِيْ أَعْلَاهَا " رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ .

34۔حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے حق پر نہ ہوتے ہوئے جھگڑا نہ کیا اس کا گھر جنت کے اردگرد بنایا جائے گا اور جس نے حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا نہ کیا اس کا گھر جنت کے درمیان میں بنایا جائے گا، جس نے حسنِ اخلاق کا مظاہرہ کیا اس کا گھر بالائی جنت میں بنایا جائے گا۔"

35. عَنْ أَبِي الدَّرْدَآءِ وَاَبِيْ أُمَامَةَ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضي الله عنهم : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ :"ذَرُوا الْمِرَآءَ فَاَنَا زَعِيْمٌ بِثَلَاثَةِ أَبْيَاتٍ فِي الْجَنَّةِ فِيْ رِبَاضِهَا ، وَوَسَطِهَا ، وَأَعْلَاهَا لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَآءَ وَهُوَ صَادِقٌ ذَرُوا الْمِرَآءَ ، فَاِنَّ أَوَّلَ مَا نَهَانِيْ عَنْهُ رَبِّيْ بَعْدَ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ

35۔حضرت ابودرداء، ابوامامہ اور واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جھگڑا کرنا چھوڑ دو، میں ضمانت دیتا ہوں کہ سچ پر ہوتے ہوئے جھگڑا ترک کرنے والے شخص کے لیے جنت میں تین جگہوں پر گھر بنایا جائے گا: جنت کے گردونواح میں، اس کے وسط میں اور بالائی جگہ پر۔ جھگڑا کرنا چھوڑ دو، میرے رب

الْمِرَآءُ " رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ .

نے بتوں کی عبادت سے روکنے کے بعد سب سے پہلے اسی سے روکا ہے۔

36. وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : " اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ ' أَوْ مُصْحَفًا وَّرَّثَهُ ، أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ، أَوْ بَيْتًا لِّابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِّن مَّالِهِ فِيْ صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ تَلْحَقُهُ بَعْدَ مَوْتِهِ" رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

36۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''مومن کو موت کے بعد جن اعمال کا ثواب پہنچتا ہے ان میں سے کچھ عمل یہ ہیں: علم کی نشرو اشاعت، نیک اولاد، قرآنِ مجید کا نسخہ جو ترکے میں چھوڑا گیا ہو، مسجد کی تعمیر، مسافر خانہ، نہر بنوانا اور ایسا مالی صدقہ جو بحالتِ صحت ادا کیا گیا ہو، موت کے بعد بھی اس کا ثواب پہنچتا رہتا ہے۔''

37. وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : " اِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلاثٍ ، صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ ، أَوْ عِلْمٍ يُّنْتَفَعُ بِهِ ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُوْا لَهُ " رَوَاهُ مُسلِمٌ .

37۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جب آدمی فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے البتہ تین چیزوں کا (ثواب جاری رہتا ہے) صدقۂ جاریہ، فائدہ مند علم اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔''

38. وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : " خَيْرُ مَا

38۔حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جو کچھ آدمی

يُخَلِّفُ الرَّجُلُ مِنْ م بَعْدِهِ ثَلَاثٌ : وَلَدٌ صَالِحٌ يَّدْعُوْا لَهُ ، وَصَدَقَةٌ تَجْرِيْ يَبْلُغُهُ أَجْرُهَا ، وَعِلْمٌ يُّعْمَلُ بِهِ مِنْ م بَعْدِهِ " رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ .

پیچھے چھوڑ کر جاتا ہے اس میں بہترین چیزیں تین ہیں: نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے، صدقۂ جاریہ جس کا اجرا سے ملتا رہے اور علم جس پر عمل ہوتا رہے۔''

39. عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْهِ ﷺ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : " مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهِ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ " رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ .

39۔ حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے اپنے باپ (معاذ بن انس رضی اللہ عنہ) سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص علم سکھاتا ہے، اسے اس پر عمل کرنے والے تمام لوگوں کا ثواب ملتا ہے اور اس سے ان کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔''

40. عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : " مَا تَصَدَّقَ النَّاسُ بِصَدَقَةٍ مِّثْلِ عِلْمٍ يُّنْشَرُ " رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ .

40۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''علم سکھانے سے بہتر کوئی صدقہ نہیں کر سکے گا۔''

41. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : " أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ الْأَجْوَدِ الْأَجْوَدِ ؟ اَللّٰهُ الْأَجْوَدُ الْأَجْوَدُ ، وَأَنَا أَجْوَدُ وَلَدِ آدَمَ ، وَ أَجْوَدُهُمْ مِّنْ م بَعْدِيْ رَجُلٌ عَلَّمَ

41۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں حد درجہ سخی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اللہ تعالیٰ حد درجہ سخی ہے اور میں بنی نوعِ انسان میں سب سے زیادہ سخی ہوں۔ میرے بعد

عِلْمًا فَنَشَرَ عِلْمَهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَّحْدَهُ ، وَرَجُلٌ جَادَ بِنَفْسِهِ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يُقْتَلَ " رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ .

سب سے زیادہ سخی وہ ہے جو علم حاصل کرتا ہے اور پھر اسے پھیلاتا ہے، وہ قیامت کے دن اکیلا ہی ایک امت کے برابر اٹھایا جائے گا۔ اس کے بعد وہ شخص ہے جس نے اللہ عزوجل کے راستے میں اپنی جان کی بازی لگادی"۔

42. وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : " وَاللّٰهِ لَأَنْ يُّهْدَى بِهُدَاكَ رَجُلٌ وَّاحِدٌ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرُ النَّعَمِ " رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ .

42۔ حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! اگر تیرے ذریعے ایک آدمی کو ہدایت مل جائے تو وہ تیرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔"

43. وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : " مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا ، وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَّنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا " رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

43۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص بھلائی کی دعوت دیتا ہے، اسے اس کی آواز پر لبیک کہنے والے تمام لوگوں کا ثواب ملتا ہے، یہ چیز ان کے اجر میں کوئی کمی واقع نہیں کرتی اور (ایسے ہی) جو شخص برائی کی طرف بلائے، اسے ان تمام لوگوں کا گناہ ہوگا جو اس کے پیچھے لگیں گے، اس سے ان کے گناہ کم نہیں ہوں گے۔"

44. وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ : "نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ " رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ اِلَّا أَنَّهُ قَالَ : "رَحِمَ اللهُ" .

44۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "اللہ تعالیٰ اس آدمی کو خوش وخرم رکھے جس نے ہم سے کچھ سنا، پھر اسے اسی طرح آگے پہنچایا جیسے اسے سنا تھا۔ بہت سے وہ لوگ جن تک بات پہنچائی جاتی ہے (براہِ راست) سننے والوں سے زیادہ یادرکھتے ہیں۔"

45. وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ : " نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَبَلَّغَهُ غَيْرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ ، ثَلَاثٌ لَّا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ : اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ ، وَمُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْأَمْرِ ، وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ فَاِنْ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ ، وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا نِيَّتَهُ فَرَّقَ اللهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ ، وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ

45۔حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: "اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو خوش وخرم رکھے جس نے ہماری کوئی حدیث سنی، پھر اسے دوسرں تک پہنچایا۔ بہت سے علم کے حامل اپنے سے زیادہ سمجھ دار تک اسے پہنچاتے ہیں اور بہت سے علم کے حامل خود اسے سمجھ نہیں سکتے۔ تین باتوں میں کسی مسلمان کا دل خیانت نہ کرے: اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے عمل کرنا، اربابِ حل و عقد کی خیر خواہی کرنا اور ان کی تنظیم سے مربوط رہنا کیونکہ ان کی دعا پشتوں تک رسائی کرتی

مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ وَمَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ ، جَمَعَ اللهُ أَمْرَهُ ، وَجَعَلَ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهِ ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ " رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ .

ہے۔جس کا مطمحِ نظر دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس کا معاملہ منتشر کر دیتا ہے اور جس کا مقصود آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس کا معاملہ منظّم کر دیتا ہے، اسے استغنائے قلب سے نوازتا ہے اور دنیا اپنی مرضی کے علی الرغم اس کی طرف آتی ہے۔"

46. وَعَنْ أَبِي الرُّدَيْنِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : " مَا مِنْ قَوْمٍ يَّجْتَمِعُوْنَ عَلَى كِتَابِ اللهِ يَتَعَاطَوْنَهُ بَيْنَهُمْ اِلَّا كَانُوْا أَضْيَافًا لِّلّٰهِ ، وَاِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَآئِكَةُ حَتّٰى يَقُوْمُوْا ، أَوْ يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهِ وَمَا مِنْ عَالِمٍ يَّخْرُجُ فِيْ طَلَبِ عِلْمٍ مَخَافَةَ أَنْ يَّمُوْتَ أَوْ اِنْتِسَاخِهِ مَخَافَةَ أَنْ يَّنْدَرِسَ اِلَّا (كَانَ) كَالْغَادِي الرَّآئِحِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَمَنْ يُّبَطِّئْ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يَسْرَعْ بِهِ نَسَبُهُ " رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ ، وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْاِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ رحمہ اللہ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِيْ :

46۔حضرت ابو رُدَین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جب لوگ اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب ایک دوسرے کو سکھاتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے مہمان بن جاتے ہیں، مجلس برخواست کرنے یا کسی دوسری بات میں مشغول ہونے تک فرشتے انہیں اپنی آغوش میں لیے رکھتے ہیں۔ جب کوئی عالم یہ نیت لے کر علم حاصل کرنے کے لیے روانہ ہوتا ہے کہ مبادا وہ ختم ہو جائے یا مٹ جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے لیے جانے والے کی طرح ہوتا ہے اور جس شخص کو اس کا عمل گرا دے، اسے حسب و نسب بڑھا نہیں سکتا۔"
جناب عبد اللہ اپنے والد امام احمد بن حنبل

أَتَهَجَّدُ بِاللَّيْلِ أَوْ أَكْتُبُ الْعِلْمَ	رحمہ اللہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ میں نے
فَقَالَ : أُكْتُبْ (العلم) قلت :	ان سے پوچھا: 'میں رات کو تہجد ادا کروں یا
وانما قال له ذلک لأن کتابة	علم جمع کروں؟' فرمانے لگے: "علم جمع
العلم یتعدّی نفعها اِلی غیره فله	کرو۔" (مصنف کہتا ہے) میرا خیال ہے
أجره وأجر من انتفع بذلک في	کہ انہوں نے یہ بات اس لیے کہی کہ جب
حیاته وبعد موته أبدًا ، وأما	تصنیف کا فائدہ دوسروں تک پہنچتا ہے تو
التهجد فلیس له اِلا أجره فقط	اس علم کا بھی ثواب ہوتا ہے اور اس سے
والله أعلم.	فائدہ حاصل کرنے والوں کا بھی ثواب ہوتا
	ہے جبکہ تہجد کا صرف اپنا ثواب ہوتا ہے۔

ثواب العمل على الكتاب والسنّة والتمسك بهما

کتاب وسنت پر عمل کرنے کا ثواب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : " قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ " [آل عمران:31]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(اے پیغمبر ﷺ! لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا۔''

وَقَالَ تَعَالَى : " مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهُ " [النساء:80]

نیز فرمایا: ''جو شخص رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری کرے گا بے شک اس نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی۔''

وَقَالَ تَعَالَى : " اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْآ اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ " [النور:51,52]

اور فرمایا: ''مومنوں کی تو یہ بات ہے کہ جب انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف بلایا جائے تا کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کریں تو کہیں کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے خشیت وتقویٰ اختیار کرتے ہیں،

یہی مراد کو پہنچنے والے ہیں۔''

وَقَالَ تَعَالٰی : " فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ " اِلٰی قَوْلِهٖ " وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَ " [الاعراف 157,158]

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو لوگ اس (نبی ﷺ) پر ایمان لائے اور اس کی رفاقت کی، اس کی مدد کی اور جو نور اس کے ساتھ نازل ہوا اس کی پیروی کی، وہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔''

47. وَعَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "مَنْ أَکَلَ طَیِّبًا وَّعَمِلَ فِیْ سُنَّةٍ وَّأَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ" قَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ! اِنَّ هٰذَا فِیْٓ أُمَّتِکَ کَثِیْرٌ قَالَ : "وَسَیَکُوْنُ فِیْ قَوْمٍ م بَعْدِیْ " رَوَاهُ الْحَاکِمُ .

47۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص حلال کھائے، سنت پر عمل کرے اور لوگ اس کے شر سے محفوظ ہوں، وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! اس طرح کے لوگ تو آپ ﷺ کی امت میں بہت ہیں''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد بھی ایسے لوگ ہوں گے۔''

48. وَعَنْ أَبِیْ شُرَیْحِ نِ الْخُزَاعِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ : " اَلَیْسَ تَشْهَدُوْنَ أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللهِ " قَالُوْا : بَلٰی قَالَ : " اِنَّ هٰذَا

48۔ ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور فرمایا: ''کیا تم یہ گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا:

الْقُرْآنَ طَرَفُهُ بِيَدِ اللهِ ، وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيْكُمْ ، فَتَمَسَّكُوْا بِهِ فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوْا وَلَنْ تُهْلِكُوْا بَعْدَهُ أَبَدًا " رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ .

"کیوں نہیں، ہم گواہی دیتے ہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اس قرآن کا ایک کنارہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور ایک کنارہ تمہارے ہاتھ میں، اسے مضبوطی سے پکڑو، اس کے بعد تم کبھی ہلاک ہوگے نہ گمراہ۔"

49.وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَوْعِظَةً وَّجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ ، (فقال) : فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ! كَأَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ ، فَأَوْصِنَا قَالَ (فقال) : " أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ ، وَإِنَّهُ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ (مِنْ م بَعْدِیْ) عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ ، فَإِنَّ كُلَّ بِدعَةٍ ضَلَالَةٌ " رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

49۔حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایسا وعظ فرمایا کہ دلوں پر خوف طاری ہوگیا اور آنکھیں اشک بار ہوگئیں۔ہم نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول ﷺ! ایسے لگتا ہے جیسے یہ الوداعی وعظ ہو۔آپ ہمیں کوئی خاص نصیحت فرمائیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "میری تمہیں خصوصی نصیحت یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، سنو اور اطاعت کرو اگرچہ کوئی غلام ہی تمہارا امیر بن جائے۔جو تم میں سے زندہ رہا، وہ بہت سارے اختلافات دیکھے گا، تم میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کی سنت کو چمٹ جانا، اس پر سختی سے عمل پیرا رہنا، نو پیدا شدہ مسائل سے بچ کر رہنا کیونکہ ہر

وَالتِّرْمِذِيُّ .

بدعت گمراہی ہے۔" حدیث کا مفہوم یہ ہے سنت کو اس طرح مضبوطی سے تھامو جیسے کہ داڑھوں سے کاٹنے والا شخص کسی چیز کو زور سے دباتا ہے کہ کہیں چھوٹ نہ جائے۔

50. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِيْ فَلَهُ أَجْرُ شَهِيْدٍ " رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ .

50۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص امت کے اختلاف کے وقت میری سنت اختیار کرتا ہے، اسے شہید کا ثواب ملتا ہے۔"

51. وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "لِكُلِّ عَمَلٍ شِرَّةٌ ، وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ ، فَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ اِلَى سُنَّتِيْ فَقَدِ اهْتَدَى ، وَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ اِلَى غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكَ " رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ

51۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "ہر عمل کی تیزی ہوتی ہے اور ہر تیزی کی آہستگی۔ جس کی آہستگی میری سنت کی طرف ہوئی وہ ہدایت یافتہ ہو گیا اور جس کی آہستگی کسی دوسری چیز کی طرف ہوئی وہ ہلاک ہو گیا۔"

52. وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ : اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِبِلَالِ ابْنِ الْحَارِثِ يَوْمًا : اِعْلَمْ يَا بِلَالُ ! " قَالَ : مَآ أَعْلَمُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ؟ قَالَ : "اِعْلَمْ

52۔ حضرت کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے کثیر کے دادا عمرو رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کو ایک دن فرمایا: "اے بلال! تمہیں معلوم ہونا چاہیے۔" اس نے عرض

أَنَّ مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِيْ قَدْ أُمِيْتَتْ بَعْدِيْ كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا ، وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَّا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلَ آثَامِ مَّنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ أَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا " رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ .	کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کیا معلوم ہونا چاہیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’تمھیں اس چیز کا علم ہونا چاہیے کہ جس شخص نے میری ایسی سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد ختم ہوگئی ہو، اسے ان تمام لوگوں کا ثواب ملے گا جو اس پر عمل پیرا ہوں گے، اس طرح ان کے ثواب میں کچھ کمی واقع نہیں ہوگی۔ اسی طرح جو شخص کوئی بدعت ایجاد کرے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں ناپسندیدہ ہے، اسے ان تمام لوگوں کا گناہ ہوگا جو اس پر عمل کریں گے اور لوگوں کے بوجھ میں اس سے ذرا کمی نہیں ہوگی۔‘‘

## أَبْوَابُ قِرَآءَةِالْقُرْآنِ	## تلاوتِ قرآن مجید
### ثَوَابُ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ أَوْ عَلَّمَهُ تَلاهُ أَوْ اِسْتَمَعَهُ لِوَجْهِ اللهِ (عَزَّوَجَلَّ)	### قرآن کو پڑھنے پڑھانے تلاوت کرنے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے سننے کا ثواب
قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : " اَلَّذِيْنَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُوْنَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولٰئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ " [البقرہ:121]	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جن لوگوں کو ہم نے کتاب عنایت کی ہے وہ اسے (ایسے) پڑھتے ہیں جیسے اسے پڑھنے کا حق ہے، یہی لوگ اس پر ایمان رکھنے والے ہیں۔''
وَقَالَ تَعَالَى : " وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا " [الاسراء:45]	اور فرمایا: ''اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں، ہم آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت کو نہیں مانتے حجاب درحجاب کر دیتے ہیں۔''
وَقَالَ تَعَالَى : " وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ [الاسراء:82]	اور فرمایا: ''اور ہم قرآن (کے ذریعے) سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔''
وَقَالَ تَعَالَى : " اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ	اور فرمایا: ''جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت

كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا
مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ
تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ
وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ط اِنَّهٗ غَفُوْرٌ
شَكُوْرٌ وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ
الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌ م بَصِيْرٌ
ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا
مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ج
وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ج وَّمِنْهُمْ سَابِقٌ م
بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ
الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ط جَنّٰتُ عَدْنٍ
يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ
مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَّلِبَاسُهُمْ فِيْهَا
حَرِيْرٌ وَّقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ
اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ط اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ
شَكُوْرُ نِ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ
مِنْ فَضْلِهٖ ج لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ
وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ [فاطر:35-29]

کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو
کچھ ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں
کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں، یقیناً وہ ایک
ایسی تجارت کے متوقع ہیں جس میں
ہرگز خسارہ نہ ہوگا۔[29] (اس تجارت میں
انہوں نے اپنا سب کچھ اس لیے کھپایا ہے)
تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے اجر پورے پورے
ان کو دے اور مزید اپنے فضل سے ان کو عطا
فرمائے، بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور قدر
دان ہے۔[30] (اے نبی ﷺ!) جو کتاب
ہم نے تمہاری طرف وحی کے ذریعہ سے
بھیجی ہے وہی حق ہے، تصدیق کرتی ہوئی
آئی ہے ان کتابوں کی جو اس سے پہلے آئی
تھیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے
حال سے باخبر ہے اور ہر چیز پر نگاہ رکھنے
والا ہے۔[31] پھر ہم نے اس کتاب کا وارث
بنادیا ان لوگوں کو جنہیں ہم نے (اس
وراثت کے لیے) اپنے بندوں میں سے
چن لیا۔ اب کوئی تو ان میں سے اپنے نفس
پر ظلم کرنے والا ہے اور کوئی بیچ کی راس

ہے اور کوئی اللہ تعالیٰ کے اذن سے نیکیوں میں سبقت کرنے والا ہے، یہی بہت بڑا فضل ہے۔[32] ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے۔ وہاں انہیں سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کیا جائے گا، وہاں ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔[33] اور وہ کہیں گے کہ شکر ہے اس خدا کا جس نے ہم سے غم دور کردیا، یقیناً ہمارا رب معاف کرنے والا اور قدر فرمانے والا ہے[34] جس نے ہمیں اپنے فضل سے ابدی قیام کی جگہ ٹھہرا دیا، اب یہاں نہ ہمیں کوئی مشقت پیش آتی ہے اور نہ تکان لاحق ہوتی ہے۔[35]

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : " اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ج ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ط وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ [الزمر:23]

اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے نہایت اچھی باتیں نازل فرمائی ہیں (یعنی) کتاب (جس کی آیتیں) باہم ملتی جلتی (ہیں) اور بار بار پڑھی جاتی (ہیں) جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں، پھر ان کے بدن اور دل نرم (ہوکر) اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف

(متوجہ) ہوجاتے ہیں، یہی اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔اس کے ذریعے جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔“

53.وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ : ” اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّهُ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِّاَصْحَابِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

53۔حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”قرآنِ مجید پڑھا کرو، یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا۔“

54. وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ :” اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ رَبِّ اِنِّيْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ رَبِّ اِنِّيْ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ “ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ .

5 4۔حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”روزہ اور قرآن دونوں بندے کی سفارش کریں گے، روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے دن کے وقت کھانے اور پینے سے روک دیا تھا، اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما اور قرآنِ مجید کہے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اسے رات کو نیند سے روکا تھا، میری سفارش قبول فرما اور دونوں کی سفارش کو قبول کرلیا جائے گا۔“

55. وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : " اَلْقُرْآنُ شَافِعٌ مُّشَفَّعٌ وَّمَاحِلٌ مُّصَدَّقٌ مَنْ جَعَلَهُ أَمَامَهُ قَادَهُ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ سَاقَهُ اِلَى النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ .

55۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''قرآنِ مجید ایسا سفارشی ہے جس کی سفارش قبول ہوگی اور ایسا مدِ مقابل ہے جس کی بات مانی جائے گی۔جو شخص اسے اپنا پیش رو بنائے گا اسے یہ جنت تک لے جائے گا اور جس نے اسے پسِ پشت ڈال دیا اسے یہ دوزخ تک دھکیل کر لے جائے گا۔''

56. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : " مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهِ كُلِّهِمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ .

56۔حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے قرآنِ کریم پڑھا اور اسے حفظ کرلیا،اس کی حلال کردہ چیز کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا،اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کردے گا اور اس کے قبیلے کے دس ایسے افراد کے متعلق اس کی سفارش قبول کرے گا جن کے لیے دوزخ واجب ہوچکی ہو۔''

57. وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : " خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ "

57۔حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے اچھے لوگ وہ ہیں جو قرآنِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ.

مجید خود بھی سیکھتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دیتے ہیں۔"

58. وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِی الصُّفَّةِ فَقَالَ: "اَیُّکُمْ یُحِبُّ اَنْ یَّغْدُوَ کُلَّ یَوْمٍ اِلَی بُطْحَانَ اَوْ اِلَی الْعَقِیْقِ فَیَأْتِیَ مِنْهُ بِنَاقَتَیْنِ کَوْمَاوَیْنِ فِیْ غَیْرِ اِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ" فَقُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! کُلُّنَا یُحِبُّ ذٰلِکَ، قَالَ: "اَفَلَا یَغْدُوَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَیَعْلَمُ اَوْ فَیَقْرَأُ آیَتَیْنِ مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ خَیْرٌ لَّهُ مِنْ نَاقَتَیْنِ وَثَلَاثٌ خَیْرٌ مِّنْ ثَلَاثٍ وَّاَرْبَعٌ خَیْرٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَّمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ

58۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، ہم صفہ میں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرتا ہے کہ وہ ہر روز بطحاء یا عقیق تک جائے اور وہاں سے کسی گناہ یا قطع رحمی کے بغیر دو فربہ اونٹنیاں لے کر آجائے؟" ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم میں سے ہر شخص اس بات کو پسند کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم مسجد میں جا کر اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتاب کی دو آیتیں کیوں نہیں سیکھتے یا پڑھتے، یہ تمہارے لیے دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور تین آیتیں تین اونٹنیوں سے اور چار چار سے بہتر ہیں اور جتنی آیتیں ہوں گی اتنے اونٹوں سے بہتر ہیں۔"

59. وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "یَا اَبَا ذَرٍّ! لَاَنْ تَغْدُوَ فَتُعَلِّمَ آیَةً مِّنْ کِتَابِ

59۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے ابوذر رضی اللہ عنہ! اگر تو جا کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک

اللهِ خَيْرٌ لَّکَ مِنْ أَنْ تُصَلِّیَ مِائَةَ رَکْعَةٍ وَّلَأَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلِّمَ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ عُمِلَ بِهِ أَوْ لَمْ يُعْمَلْ بِهِ خَيْرٌ لَّکَ مِنْ أَنْ تُصَلِّیَ أَلْفَ رَکْعَةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ .

آیت کسی کو سکھائے تو یہ تیرے لیے سو رکعت پڑھنے سے بہتر ہے اور اگر تو علم کا ایک پورا باب سکھائے خواہ اس پر عمل ہو یا نہ ہو تو وہ تیرے لیے ہزار رکعت پڑھنے سے بہتر ہے۔"

60. وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيْهِ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ : "مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْؤُهُ اَحْسَنَ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِیْ عَمِلَ بِهٰذَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْحَاکِمُ

60۔ حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص قرآنِ مجید پڑھ کر اس پر عمل کرے گا قیامت کے دن اس کے والدین کو ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی گھروں میں پہنچنے والی سورج کی روشنی سے خوبصورت ہوگی۔ اس پر عمل کرنے والے کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟"

61. وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : "مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَتَعَلَّمَهُ وَعَمِلَ بِهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَاجًا مِّنْ نُوْرٍ ضَوْؤُهُ مِثْلُ ضَوْءِ الشَّمْسِ وَيُکْسَى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ لَا تَقُوْمُ

61۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص قرآنِ مجید پڑھے، اسے سیکھے اور اس کے مطابق عمل کرے، اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک ایسا نورانی تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی طرح ہوگی اور اس

لَهُمَا الدُّنْيَا فَيَقُوْلَانِ : بِمَا كُسِيْنَا هَذَا ؟ فَيُقَالُ : بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ .

کے والدین کو دو ایسے لباس پہنائے جائیں گے جن کی قیمت پوری دنیا بھی نہیں بن سکتی۔ وہ دونوں کہیں گے: یہ ہمیں کس وجہ سے پہنایا گیا؟ انہیں کہا جائے گا کہ تمہارے بیٹے کے قرآنِ مجید کو حاصل کرنے کی بنا پر۔"

62. وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يُرَدَّ اِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى : " ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِيْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ " قَالَ: اَلَّذِيْنَ قَرَؤُوا الْقُرْآنَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ

62۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ "جو شخص قرآنِ مجید پڑھتا ہے وہ گھٹیا ترین عمر تک نہیں پہنچتا۔" یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے یعنی "ہم نے ان کو ذلت میں پھینک دیا سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور جنہوں نے قرآنِ مجید پڑھا۔"

63. وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : " يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ : اِقْرَأْ وَارْقَ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالتِّرْمِذِيُّ .

63۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قرآنِ مجید پڑھنے والے کو کہا جائے گا: پڑھتا جا، چڑھتا جا اور ترتیل کر جیسے تو دنیا میں ترتیل کیا کرتا تھا، تیرا ٹھکانہ وہاں ہے جہاں تو آخری آیت تلاوت کرے گا۔"

قال أبو سليمان الخطابى فى معالم السنن جاء فى الأثر أن عدد أى القرآن على قدر درج (الجنة) فيقال للقارى: ارق فى الدَّرِجة على قدر ما كنت تقرأ من (آى) القرآن فمن استوفى جميع القرآن استولى على أقصى درجة الجنة فى الآخرة، ومن قرأ جزءا منه كان رقيُّه فى الدرج على قدر ذلک فيكون منتهى الثواب عند مُنتهَى الْقراء ة.

ابوسلیمان خطابی نے معالم السنن میں بیان کیا ہے کہ ایک روایت میں بیان ہوا ہے کہ: ''قرآنِ مجید کی آیات کی تعداد جنت کے درجوں کے برابر ہے۔ لہٰذا قاری کو کہا جائے گا: اتنے درجے چڑھ جا جتنی تو قرآنِ مجید کی آیتیں تلاوت کیا کرتا تھا، جو شخص قرآن ازبر کرلیتا ہے وہ آخرت میں جنت کے آخری درجے پر فائز ہوگا اور جو شخص ایک پارہ پڑھے گا اس کی بلندی اس کے مطابق درجے تک ہوگی اور ثواب کی انتہا وہاں ہوگی جہاں تلاوت کی انتہا ہوگی۔''

64. وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: ''يَجِيْءُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ يَا رَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ زِدْهُ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَيَرْضَى عَنْهُ فَيُقَالُ لَهُ: اِقْرَأْ وَارْقَ وَيَزْدَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

64۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے روز صاحبِ قرآن آئے گا تو قرآنِ مجید کہے گا: اے میرے رب! اسے لباس عنایت فرما، لہٰذا اسے عزت واکرام کا لباس زیبِ تن کرادیا جائے گا۔ پھر قرآنِ مجید کہے گا: اے میرے ربّ! اسے اور دے۔ پھر اسے عزت واکرام کا تاج پہنا دیا جائے گا۔ پھر قرآنِ مجید کہے گا: اے میرے

پروردگار! اس پر خوش ہو جا، تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جائے گا، پھر اسے کہا جائے گا: پڑھتا جا اور چڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے اسے ایک نیکی اضافی طور پر دی جائے گی۔"

65. وَعَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : "لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ آنَآءَ اللَّيْلِ وَآنَآءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَّهُ فَقَالَ : يَالَيْتَنِيْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِيْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ " رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

65۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حسد کی حد تک رشک صرف دو آدمیوں کے لیے جائز ہے۔ ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کے علم سے نوازا اور وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا رہتا ہو، اس کا ہمسایہ اسے سن کر کہے: کاش مجھے بھی یہ نعمت دی جاتی جو اسے عطا ہوئی ہے اور میں بھی ایسے کرتا جیسے یہ کرتا ہے اور دوسرا شخص وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے دولت دی اور وہ اسے راہِ حق میں خرچ کرتا ہے (اسے دیکھ کر) آدمی کہتا ہے: کاش مجھے بھی اس جیسی نعمت عطا ہوتی تا کہ میں اس جیسے کام کرتا۔"

66. وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :" ثَلَاثَةٌ لَّا يَهُوْلُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَلَا

66۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تین آدمیوں کو قیامت گھبراہٹ زدہ نہیں

يَنَالُهُمُ الْحِسَابُ هُمْ عَلَى كَثِيْبٍ مِّنْ مِّسْكٍ حَتّٰى يفْرُغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلْقِ : رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَأَمَّ بِهِ قَوْمًا وَّهُمْ بِهِ رَاضُوْنَ ، وَدَاعٍ يَّدْعُوْا اِلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ، وَعَبْدٌ أَحْسَنَ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ وَفِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَوَالِيْهِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ : قَالَ ابْنُ عُمَرَ ﷺ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً وَّمَرَّةً حتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ لَّمَا حَدَّثْتُ بِهِ ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : " ثَلَاثَةٌ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَهُوْلُهُمُ الْفَزَعُ وَلَا يَفْزَعُونَ حِيْنَ يُفْزِعُ النَّاسُ رَجُلٌ عُلِّمَ الْقُرْآنَ فَقَامَ بِهِ يَطْلُبُ وَجْهَ اللّٰهِ وَمَا عِنْدَهُ " .

کرے گی اور نہ ہی انہیں حساب کی سختی کا سامنا کرنا پڑے گا بلکہ وہ مخلوق کے حساب سے فارغ ہونے تک کستوری کے ٹیلوں پر رہیں گے: ایک وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے قرآنِ مجید پڑھا اور اس کے ذریعے لوگوں کی امامت کی اور لوگ اس پر راضی رہے۔ دوسرا شخص وہ داعی (مؤذن) جو اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے پانچ نمازوں کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور تیسرا وہ غلام جس نے اپنے ربّ کے حقوق بھی بطریقِ احسن سرانجام دیے اور اپنے مالکوں کے حقوق بھی۔" اس کی ایک اور روایت میں یہ ہے کہ اگر میں نے ایک اور ایک حتیٰ کہ سات دفعہ نہ سنا ہوتا تو میں بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "تین آدمی قیامت کے دن کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے اور انہیں قیامت خوفزدہ نہیں کرے گی اور نہ ہی وہ لوگوں کے گھبرانے کے وقت گھبرائیں گے: (ان میں سے) ایک شخص وہ

ہے جسے قرآنِ مجید سکھایا گیا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے انعامات کی طلب کی نیت سے اسے (نماز کے دوران قیام کی حالت میں پڑھا)۔"

67. وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم : "اِنَّكُمْ لَا تَرْجِعُوْنَ اِلَى اللّٰهِ بِشَيْءٍ اَفْضَلُ مِمَّا خَرَجَ مِنْهُ" يَعْنِي الْقُرْآنَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

67۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قرآنِ مجید میں سے صادر ہونے والے الفاظ سے افضل کسی بھی چیز کے ذریعے تم اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کر سکتے۔"

68. عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم : "مَآ أَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِيْ شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ رَّكْعَتَيْنِ يُصَلِّيْهِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلٰى رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِيْ صَلَاتِهِ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَى اللّٰهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

68۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی چیز نہیں بنائی جو دو رکعت نماز سے افضل ہو۔ جب تک بندہ نماز میں ہوتا ہے نیکی بندے کے سر پر نچھاور کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے بندے اس (قرآن) میں سے پڑھے جانے والے کلمات سے بڑھ کر کسی چیز کے ذریعے تقرب حاصل نہیں کر سکے۔"

69. وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم : "اِنَّ لِلّٰهِ أَهْلِيْنَ مِنَ النَّاسِ" قَالُوْا : مَنْ هُمْ يَا

69۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگوں میں سے کچھ افراد اللہ تعالیٰ کی خویش و اقارب ہیں۔"

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ : " أَهْلُ الْقُرْآنِ ، هُمْ أَهْلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُهُ " رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ .

صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! وہ کون ہیں؟ فرمایا: ”اہلِ قرآن اللہ والے اور اس کے خاص افراد ہیں۔“

70. وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ؓ : أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ بَيْنَمَا هُوَ لَيْلَةً يَقْرَأُ فِيْ مِرْبَدِهِ إِذْ جَالَتْ فَرَسُهُ فَقَرَأَ ، ثُمَّ جَالَتْ أُخْرَى ، فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا قَالَ أُسَيْدُ : فَخَشِيْتُ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى ، فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فَوْقَ رَأْسِيْ فِيْهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتَّى مَآ أَرَاهَا قَالَ : فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! بَيْنَمَا أَنَا الْبَارِحَةَ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ أَقْرَأُ فِيْ مِرْبَدِيْ ، إِذْ جَالَتْ فَرَسِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِقْرَا ابْنَ حُضَيْرٍ " قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :" اِقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ " قَالَ : فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ

70۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ایک دفعہ رات کے وقت کھجوروں کے کھلیان میں قرآنِ مجید کی تلاوت کررہے تھے کہ اچانک ان کا گھوڑا اچھلا، پھر تلاوت (شروع) کی تو وہ دوبارہ اچھلا، پھر تلاوت کی تو پھر بھی اچھل پڑا۔ اسید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے خدشہ محسوس ہوا کہ وہ کہیں یحییٰ کو روند نہ ڈالے لہٰذا میں گھوڑے کو پکڑنے کے لیے کھڑا ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سر پر چھتری نما (سایہ) ہے، اس میں چراغوں کی مانند (روشنیاں) ہیں، (پھر) وہ فضا میں اتنا اوپر چڑھ گیا کہ وہ میری نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ وہ کہتے ہیں کہ صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! گزشتہ رات میں اپنے صحن میں بیٹھا رات کے وسط میں قرآن پڑھ

أَيْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : اِقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ " قَالَ : فَانْصَرَفْتُ وَكَانَ يَحْيَى قَرِيْبًا مِّنْهَا خَشِيْتُ أَنْ تَطَأَهُ فَرَأَيْتُ مِثْلَ الظُّلَّةِ فِيْهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتّٰى مَآ أَرَاهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "تِلْکَ الْمَلآئِكَةُ تَسْتَمِعُ لَکَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ " رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَّهٰذَا لَفْظُهُ.

رہا تھا کہ اچانک میرا گھوڑا اچھلا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابنِ حضیر! پڑھتے رہو۔“ انہوں نے کہا: میں نے پھر پڑھنا شروع کیا تو وہ دوبارہ اچھل پڑا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابنِ حضیر! پڑھتے رہو۔“ انہوں نے کہا: میں نے پھر پڑھا تو وہ پھر اچھلا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابنِ حضیر! پڑھتے رہو۔“ انہوں نے کہا: میں (تلاوتِ) قرآن سے رک گیا (کیونکہ) یحییٰ گھوڑے کے نزدیک تھا اور مجھے خدشہ محسوس ہوا کہ وہ کہیں اسے کچل نہ دے تو مجھے چھتری نما (سایہ) نظر آیا جس میں چراغوں کی مانند (روشنیاں) تھیں۔ وہ فضا میں بلندی پر جا چکا تھا حتیٰ کہ میں اسے دیکھ نہیں سکتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو فرشتے تھے جو تیری تلاوت سن رہے تھے۔ اگر تو تلاوت کرتا رہتا تو لوگ انہیں صبح کے وقت دیکھتے اور وہ ان سے مخفی نہ ہوتے۔“

71. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا مُخْتَصَرَةٌ مِّنْ حَدِيْثِ الْبَرَّآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ

71۔ براءؓ کی حدیث میں بخاری و مسلم ہی کی ایک مختصر روایت میں ہے کہ رسول اللہ

اللهِ ﷺ : "تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ بِاخْتِصَارٍ وَّقَالَ : صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ ، اِلَّآ اَنَّهُ قَالَ فِيْهِ : فَالْتَفَتُّ فَاِذَآ أَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ مُدَلَّاةٌ م بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ! مَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَمْضِيَ فَقَالَ : " تِلْكَ الْمَلَآئِكَةُ نَزَلَتْ لِقِرَآءَةِ الْقُرْآنِ أَمَّآ اِنَّكَ لَوْ مَضَيْتَ لَرَأَيْتَ الْعَجَائِبَ ".

ﷺ نے فرمایا: ''یہ سکینت تھی جو قرآن کی خاطر نازل ہوئی تھی۔'' اسے حاکم نے بھی اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ میں نے جھانکا تو چراغوں جیسی روشنیاں آسمان و زمین کے درمیان اٹکی ہوئی تھیں۔ پھر (اسید رضی اللہ عنہ نے) کہا: یارسول اللہ ﷺ! مجھ میں تلاوت جاری رکھنے کی ہمت نہیں رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ فرشتے تھے جو تلاوتِ قرآنِ مجید کی خاطر اترے تھے۔ اگر تو تلاوت کرتا رہتا تو عجیب و غریب چیزیں مشاہدہ کرتا۔''

72. وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه :أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : " مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ م بُيُوْتِ اللهِ تَعَالَى يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَآئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ

72۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بھی کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر (یعنی مسجد) میں اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اسے ایک دوسرے کو پڑھاتے ہیں، ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمتِ الٰہی انہیں

فِيْمَنْ عِنْدَهُ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور فرشتے ان پر سایہ فگن ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے پاس موجود مخلوق میں کرتا ہے۔''

73. وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : " مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَّالْحَسَنَةُ بَعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَآ اَقُوْلُ آلم حَرْفٌ وَّلٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ وَّمِيْمٌ حَرْفٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ قَالَ : " اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ مَأْدُبَةُ اللهِ فَاقْبَلُوْا مَأْدُبَتَهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ حَبْلُ اللهِ وَالنُّوْرُ الْمُبِيْنُ وَالشِّفَآءُ النَّافِعُ عِصْمَةٌ لِّمَنْ تَمَسَّكَ بِهِ وَنَجَاةٌ لِّمَنِ اتَّبَعَهُ لَا يَزِيْغُ فَيُسْتَعْتَبُ وَلَا يَعْوَجُ فَيُقَوَّمُ وَلَا تَنْقَضِيْ عَجَائِبُهُ وَلَا تَخْلُقُ مِنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ ، اُتْلُوْهُ فَاِنَّ اللهَ يَأْجُرُكُمْ عَلٰى تِلَاوَتِهِ كُلَّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ أَمَّآ اِنِّيْ لَآ أَقُوْلُ آلم

73۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب کا ایک حرف پڑھتا ہے، اسے اس کے عوض ایک نیکی ملتی ہے اور ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام (دوسرا) حرف ہے اور میم (تیسرا) حرف۔'' نیز اسے حاکم نے اس سے قدرے طوالت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے، اس کے لفظ یہ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کا دسترخوان ہے، جس قدر ممکن ہو اس دسترخوان کو قبول کرو۔ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی رسی ہے، نورِ مبین اور نفع مند شفا ہے۔ جو شخص اسے تھام لیتا ہے اس کے لیے یہ بچاؤ کا ذریعہ ہے اور جو اس کی اتباع کرتا ہے اس کے لیے یہ باعثِ نجات

حَرْف وَّلٰكِنْ أَلِفُ وَلَامُ وَمِيْمُ ".

ہے،وہ راہِ راست سے نہیں بھٹکے گا کہ وہ معتوب ہو اور نہ ہی وہ ٹیڑھا چلے گا کہ اسے سیدھا کرنے کی ضرورت ہو،اس کے عجائبات کا سلسلہ ختم نہیں ہوگا اور نہ ہی یہ بار بار دہرانے سے بوسیدہ ہوگا۔اس کی تلاوت کیا کرو،اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے ہر حرف کی تلاوت کے عوض دس نیکیاں عطا کرے گا۔میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف اور لام اور میم (علیحدہ علیحدہ حرف ہیں)۔"

74. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ : أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : " مَنِ اسْتَمَعَ اِلَىٰ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللهِ كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ مُّضَاعَفَةٌ وَّمَنْ تَلاهَ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ " رَوَاهُ اَحْمَدُ

74۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک آیت غور سے سنتا ہے اس کے لیے ایک نیکی کئی گنا کر کے لکھی جاتی ہے اور جو اسے تلاوت کرتا ہے اس کے لیے یہ قیامت کے دن نور ہوگی۔"

75. وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ ﷺ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ! أَوْصِنِيْ قَالَ : " عَلَيْکَ بِتَقْوَى اللهِ فَاِنَّهُ رَأْسُ الْأَمْرِ كُلِّهِ " قُلْتُ : يَا

75۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کیا:یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ مجھے کوئی وصیت کریں۔آپ ﷺ نے فرمایا:"تقویٰ اختیار کر۔یہ پورے

رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ! زِدْنِيْ قَالَ : " عَلَيْکَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ فَاِنَّهُ نُوْرٌ لَّکَ فِي الْأَرْضِ وَذُخْرٌ لَّکَ فِي السَّمَآءِ " رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ .

دین کا سرا ہے۔" میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے اور بھی وصیت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "قرآنِ مجید کی تلاوت کر، یہ روئے زمین پر (یعنی زندگی میں) تیرے لیے نور ہوگی اور آسمان میں (یعنی مرنے کے بعد) تیرے لیے خزانہ۔"

76. وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : " يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالَی : مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ مَّسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَآ أُعْطِي السَّآئِلِيْنَ وَفَضْلُ کَلَامِ اللهِ عَلَی سَآئِرِ الْکَلَامِ کَفَضْلِ اللهِ عَلَی خَلْقِهِ " رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

76۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس شخص کو قرآنِ مجید نے مجھ سے مانگنے سے مصروف رکھا، میں اسے مانگنے والوں کو دی جانے والی چیزوں میں سے سب سے بہتر چیز دوں گا۔ اللہ تعالیٰ کے کلام کو باقی کلاموں پر ایسے ہی برتری حاصل ہے جیسے اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر۔"

77. وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَی الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : " مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ

77۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قرآنِ مجید پڑھنے والے مومن کی مثال مالٹے کی مانند ہے جس کی خوشبو بھی اچھی ہے اور ذائقہ بھی اچھا ہے اور قرآنِ مجید نہ پڑھنے والے مومن کی مثال چھوہارے کی

التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ وَفِيْ رِوَايَةِ الْفَاجِرِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ وَفِي الرِّوَايَةِ الْفَاجِرِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ حَنْظَلَةٍ لَّيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ " رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

طرح ہے جس کی خوشبو بالکل نہیں ہے اور ذائقہ اچھا ہے اور اس منافق یا فاجر کی مثال جو قرآنِ مجید پڑھتا ہے نیاز بو کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہے لیکن ذائقہ ترش ہے اور قرآنِ مجید نہ پڑھنے والے منافق یا فاجر کی مثال اندرائن کی طرح ہے جس کی خوشبو بالکل نہیں ہے اور ذائقہ ترش ہے۔''

78. وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَعْثًا وَّهُمْ ذُوُوْ عَدَدٍ فَاسْتَقْرَأَهُمْ فَاسْتَقْرَأَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ يَعْنِيْ مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ ، فَأَتَى عَلَى رَجُلٍ مِّنْ أَحْدَثِهِمْ سِنًّا فَقَالَ : " مَا مَعَکَ يَا فُلَانُ ؟ " قَالَ : مَعِيَ كَذَا وَكَذَا وَسُوْرَةُ الْبَقَرَةِ فَقَالَ : " أَمَعَکَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ ؟ " قَالَ : نَعَمْ قَالَ : " اِذْهَبْ فَأَنْتَ أَمِيْرُهُمْ " فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَشْرَافِهِمْ : وَاللهِ مَا مَنَعَنِيْ أَنْ أَتَعَلَّمَ الْبَقَرَةَ إِلَّا خَشْيَةً

78۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک خاصی تعداد میں لشکر بھیجنا چاہا تو ان سے قرآنِ مجید پڑھوایا۔ ہر آدمی کو جتنا قرآنِ مجید آتا تھا اس سے پڑھوایا۔ (اس دوران) ایک نو عمر آدمی کے پاس آئے اور اس سے پوچھا: '' اے فلاں! تمہیں کتنا قرآنِ مجید یاد ہے؟'' اس نے کہا: ''مجھے اتنا اور اتنا اور سورۂ بقرہ یاد ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہیں سورۂ بقرہ بھی یاد ہے؟'' اس نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ تم ان کے امیر ہو۔'' ان میں سے بزرگ

اَلاَّ اَقُوْمَ بِهَا ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاقْرَؤُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَّحْشُوٍّ مِّسْكًا يَفُوْحُ رِيْحُهُ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ ، وَمَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ جُرَابٍ أُوْكِيَ عَلَى مِسْكٍ " رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ حِبَّانَ .

آدمیوں میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے سورۂ بقرہ صرف اس وجہ سے نہیں سیکھی کہ میں اسے قیام کے دوران پڑھ نہیں سکوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قرآنِ مجید سیکھو اور اس کی تلاوت بھی کرو۔ قرآنِ مجید کو سیکھ کر اس کی تلاوت کرنے والے کی مثال اس مشکیزے کی طرح ہے جو کستوری سے بھری ہوئی ہو اور ہر جگہ اس کی خوشبو پھیل رہی ہو اور جو شخص اسے سیکھ کر سو جاتا ہے جب کہ وہ اسے یاد بھی ہے، اس کی مثال اس مشکیزے کی طرح ہے جسے کستوری سے بھر کر باندھ دیا گیا ہو۔"

79. وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَّهُ أَجْرَانِ " رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ .

79۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: "قرآنِ مجید (کی تلاوت) کا ماہر نیک بزرگ اور کاتب فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآنِ مجید پڑھتے ہوئے اٹکتا ہے، پڑھتے ہوئے اسے مشکل پیش آتی ہے، اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔"

80. وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو

80۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے

ﷺ : أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَقَدِ اسْتَدْرَجَ النُّبُوَّةَ بَيْنَ جَنْبَيْهِ اِلَّآ اَنَّهُ لَا يُوْحِيْ اِلَيْهِ " رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے قرآنِ مجید پڑھنا سیکھ لیا (گویا) اس نے نبوت کو اپنے دو پہلوؤں کے درمیان لے لیا، البتہ اس پر وحی نازل نہیں ہوتی۔''

81. وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "مَنْ حَافَظَ عَلَى هٰؤُلَآءِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَمَنْ قَرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ مِّائَةَ آيَةٍ كُتِبَ فِي الْقَانِتِيْنَ " رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ.

81۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ان پانچ نمازوں کی پابندی کرتا ہے، اسے غافلوں میں نہیں لکھا جاتا اور جو شخص ایک رات میں سو آیتیں تلاوت کرتا ہے اسے قانتین میں لکھا جاتا ہے۔''

82. وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِيْ لَيْلَةٍ لَّمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ " رَوَاهُ الْحَاكِمُ

82۔ انہی ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ایک رات میں دس آیتیں تلاوت کرتا ہے، اسے غافلوں میں نہیں لکھا جاتا۔''

وَنُقِلَ عَنِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رحمہ اللہ : أَنَّهُ قَالَ : رَأَيْتُ اللهَ عَزَّوَجَلَّ فِي الْمَنَامِ ، فَقُلْتُ : يَا رَبِّ ! مَآ أَفْضَلُ مَا تَقَرَّبَ بِهِ الْمُقَرَّبُوْنَ اِلَيْکَ ؟ قَالَ : بِكَلَامِيْ

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے متعلق منقول ہے، وہ بیان کیا کرتے تھے: میں نے نیند میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے اور میں نے پوچھا: اے میرے ربّ! وہ کون سا عمل ہے جو تیرا تقرب حاصل کرنے کے لیے سب سے افضل ہے؟ اللہ تعالیٰ

يَآ أَحْـمَـدُ ، قَالَ قُلْتُ : يَا رَبِّ !
بِفَهْـمٍ أَوْ بِـغَيْرِ فَهْمٍ ؟ قَالَ : بِفَهْمٍ
وَّبِغَيْرِ فَهْمٍ .

نے فرمایا: اے احمد! میرا کلام۔ وہ کہتے ہیں میں
نے عرض کیا: سمجھ کر یا سمجھ کے بغیر؟ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا: سمجھ کر بھی اور سمجھ کے بغیر بھی۔

قرآنِ مجید انسان کی روح کے سکون، اس کے شعور کی بیداری، اس کی زندگی کے سکھ چین اور زمین پر رہنے والوں کی کامیابی اور ابدی نجات کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والا آخری پیغام ہے۔ اس کی تعلیم ہر انسان کی ضرورت ہے۔ یہ وحی کی روشنی ہے۔ اسی سے انفرادی زندگیاں بھی روشن ہو سکتی ہیں اور انسانی معاشرے کے سارے نظام بھی درست ہو سکتے ہیں۔ یہ امن کا پیغام ہے جس کے بغیر انسانیت کو امن و سکون نصیب نہیں ہو سکتا۔

تعلیم القرآن سیرتِ رسول ﷺ کی روشنی میں

ایک سادہ، عام فہم اور دل کو غفلت سے جگا دینے والا انداز

علم، عمل اور دعوت ساتھ ساتھ

ہر رکوع سات نکات پر مشتمل ہے:

1۔ **لفظی ترجمہ:** ہر رکوع کا لفظ بہ لفظ ترجمہ سادہ اور آسان زبان میں اتنے ٹھہراؤ اور وقفوں کے ساتھ کروایا گیا ہے کہ ساتھ ساتھ لکھنا ممکن ہو جاتا ہے اور جب ایک جیسے الفاظ ایک ہی ترجمے کے ساتھ بار بار دہرائے جاتے ہیں تو سنتے سنتے ہی یاد ہو جاتے ہیں۔

2۔ **الفاظ کی وضاحت:** عربی زبان کا ہر لفظ ایک بنیادی مادے [Root] سے بنا ہوتا ہے جس کے ساتھ کچھ اہم اضافی حروف لگے ہوتے ہے۔ قرآن کے الفاظ کو ان کے مادہ [Root word] کے ساتھ سمجھایا گیا ہے۔ یعنی لفظ کی بنیاد کیا ہے؟ کن حروف سے یہ مل کر بنا ہے؟ یوں عربی الفاظ کی اصل حقیقت کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔

3۔ **اصطلاحات:** قرآنِ پاک کی اصطلاحات عام زبان سے مختلف ہیں اور جو لوگ عربی

زبان اور حدیث سے واقف نہیں ہوتے ان کے لیے یہ قرآن فہمی کا یہ راستہ مشکل ہوجاتا ہے۔کوئی لفظ کسی رکوع میں کن خاص معنوں میں استعمال کیا گیا ہے، اصطلاحات کے تحت بتایا گیا ہے تاکہ مخصوص معنیٰ جاننے میں کوئی شک نہ رہے۔

4۔تفسیر سیرتِ رسول ﷺ کی روشنی میں: ہر آیت کو اچھے انداز میں سمجھانے کے لیے سیرتِ رسول ﷺ اوراحادیث کی روشنی میں موجودہ دور کی مثالوں کے ساتھ نہایت جامع تفسیر کروائی گئی ہے جو اپنے سننے والوں کو صرف لفظ نہیں سکھاتی بلکہ قرآنِ حکیم کو اپنی عملی زندگی میں اپنانے کے لیے راستہ بتاتی ہے۔انسان کو یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کا نمائندہ ہونے کی حیثیت میں اس کو کیسا کردار ادا کرنا ہے۔

رکوع کا موضوع: ہر رکوع کو ایک موضوع دیا گیا ہے جو اس میں بیان ہونے والے مضامین کا تعارف کرواتا ہے اوراس کی وجہ سے ایک پارے، ایک سورۃ اور پھر پورے قرآن کا ایک نظر میں جائزہ لینے میں آسانی پیدا ہوجاتی ہے۔

5۔ہم کیا کریں؟: کتاب کی گہرائیوں تک پہنچنا بھی اسی وقت ممکن ہوتا ہے جب ایک انسان عملی تجربات سے گزرے۔قرآنِ پاک پڑھاتے ہوئے عملی نکات بتائے گئے ہیں کہ ہم نے کیا کرنا ہے؟ ہمارے لیے کیا راستے ہیں؟

6۔ہوم اسائنمنٹ: جہاں تفسیر سے ایمان ملتا ہے وہاں اسے عمل میں شامل کرنے کے لیے احتساب کی ضرورت ہوا کرتی ہے تو ہوم اسائنمنٹ میں کچھ ایسے نکات دے دیے جاتے ہیں جن میں اپنا تجزیہ کرنا ہوتا ہے۔

7۔رکوع ایک نظر میں: ہر رکوع کے اختتام پر اس کا جائزہ ہے جس میں رکوع کے موضوعات اور آیات کا ان سے ربط نکھر کر سامنے آجاتا ہے اور یوں رکوع کے بنیادی نکات کو

یاد کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ **تعلق باللہ** کے توسط سے اللہ رب العزت کی ذات کے ساتھ سچا رشتہ قائم ہوتا ہے اور اپنے ایمان کا جائزہ لینے کا موقع ملتا ہے۔ اسی طرح اس تعلیم القرآن کا ایک نیا رخ **تعلق بالرسول** ﷺ ہے جس کے توسط سے اپنی ذات پر رسول اللہ ﷺ کے احسانات کا ادراک ہوتا ہے اور آپ ﷺ کے مشن کا ساتھ دینے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ ہر رکوع سے مقصدِ زندگی کو اُجاگر کیا گیا ہے جس سے زندگی کو صحیح رُخ ملتا ہے اور ہر قدم پر اللہ کا ہو کر رہنے کا پیغام ملتا ہے۔ پھر ہر رکوع میں انجام کا تذکرہ انسان کو اُمید اور خوف کے درمیان رکھتا ہے جس کی وجہ سے ایک تو دُعائیں کرنے کا موقع ملتا ہے اور دوسرے نیکی کرنے کا شوق اور برائی سے نفرت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِر

''ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کر دیا ہے، پھر ہے کوئی نصیحت کا قبول کرنے والا؟''